Regd No L 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل لاہور

روزنامہ

یوم یکشنبہ

۷ شعبان ۱۳۶۸ ہجری

فی پرچہ ۱/

جلد ۳	۵ احسان ۱۳۲۸ ہش	۵ جون ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۲۸

اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ ۳۱ مئی :- حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج صبح ساڑھے آٹھ بجے کے قریب حضور اقدس فصل کے معائنہ کے لئے کار میں باہر تشریف لے گئے۔ اور دس بجے واپس تشریف لائے۔ حضور کے ساتھ مکرم سید عبد الرزاق صاحب۔ چوہدری فضل الرحمن صاحب منیجر ناصر آباد اسٹیٹ۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب۔ شیخ نور الحق صاحب سپرنٹنڈنٹ ایم این سنڈیکیٹ اور چوہدری عبد العزیز صاحب اصغر نائب سپرنٹنڈنٹ بھی تھے۔

واپسی کے معاً بعد حضور اقدس نے ایک میٹنگ بلائی۔ جس میں مکرم سید عبد الرزاق صاحب۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب۔ شیخ نور الحق صاحب اور چوہدری عبد العزیز صاحب اصغر نے شرکت فرمائی۔ بعد نماز عصر حضور مسجد میں رونق افروز ہوئے۔ اور آدھ گھنٹہ سید مہدی حسین صاحب اسسٹنٹ انجینئر متعین ڈھونارا سے جو حضور کی ملاقات کے لئے خاص طور پر تشریف لائے تھے۔ اور دوسرے احباب سے گفتگو فرماتے رہے۔ شام کے قریب حضور اقدس پھر فصلوں کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد واپس تشریف لائے۔

—— خاندان نبوت کے باقی افراد بخیریت ہیں :- الحمد للہ۔

—— آج مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب درد ناظر امور خارجہ لاہور سے یہاں پہنچے۔

آزاد کشمیر میں نئی زندگی اور نئی بیداری کا دور دورہ

پانچ سو سے زائد پرائمری سکولوں کا قیام۔ متعدد ٹیکس معاف

مظفر آباد ۴ جون :- حکومت آزاد کشمیر نے مقبوضہ علاقے میں سیاسی اقتصادی اور تعلیمی زندگی کو سنبھال کرنے میں کافی کامیابی حاصل کی ہے۔ راہ کی بندش ہونے کے بعد سے پاکستان اور کشمیر کے درمیان تجارت تقریباً نوے فی صدی تک بڑھ گئی ہے۔ مسلسل اناج پہنچنے سے غذائی صورت حال بھی بہت بہتر ہو گئی ہے۔ چنانچہ آزاد علاقہ میں اس وقت ۲۸ ڈپو کام کر رہے ہیں۔ علاوہ ازیں آمد و رفت میں آسانی پیدا کرنے کی غرض سے سڑکوں کا جال بچھایا جا رہا ہے۔ ہر ضلع کے صدر مقام کا ٹیلیفون کے ذریعہ دار الحکومت سے رابطہ قائم کر دیا گیا ہے۔ زرعی اصلاحات کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے۔ وہ تمام ٹیکس بھی ختم کر دیئے گئے ہیں۔ جو مہاراجہ نے مسلمانوں پر لگا رکھے تھے ان ٹیکسوں میں چراگاہوں کا ٹیکس۔ روڈ ٹیکس اور سکول ٹیکس شامل ہیں۔

آزاد علاقے میں تعلیم کو عام کرنے کے سلسلے میں اب تک پانچ سو سے زیادہ پرائمری سکول کھولے جا چکے ہیں۔ تعلیمی وظائف کے لئے ایک لاکھ روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔ دو سو سے زائد طلباء کے لئے پاکستان کے کالجوں میں اعلیٰ تعلیم کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ پبلک سروس کمیشن اور پنچایت سسٹم کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ایک خبر رساں ایجنسی کے نامہ نگار نے کہا ہے۔ کہ آزاد علاقہ میں نئی زندگی اور نئی بیداری کا دور دورہ ہے۔

حیدر آباد کی صورت حال پر افسوس کا اظہار

نیروبی ۴ جون :- پچھلے دنوں حیدر آباد کے حالات معلوم کرنے کے لئے مصر کا جو وفد ہندوستان آیا تھا۔ اس کے ایک رکن کی طرف سے قاہرہ کے ایک اخبار میں مضمون چھپا ہے۔ مضمون میں لکھا ہے کہ حیدر آباد کے مسلمانوں کا دل ٹوٹ چکا ہے۔ انہیں مستقبل کی کوئی امید نہیں ہے۔ ریاست میں ۸۰ فیصدی سرکاری ملازمتیں ہندوؤں کو دیدی گئی ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں کی تعداد بیس فی صدی کے قریب ہے۔ انہیں وجوہات کی بنا پر عام بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ مضمون نگار نے نظام دکن کی ملاقات کا حال لکھتے ہوئے بیان کیا ہے کہ انہیں بہت زبوں حالت میں دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا۔

گورنر مغربی پنجاب کی معزولی کے مطالبہ کے متعلق وزیر اعظم پاکستان کا موقف صحیح ہے

لاہور ۴ جون :- آج ایک پریس کانفرنس میں مسٹر عبد السلام جنرل سیکرٹری مغربی پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے اخبار نویسوں کو ایک قرار داد سے مطلع کیا جو چیمبر اور پاکستان کے سربرآوردہ کاروباری نمائندوں کی ایک متفقہ قرار داد ہے۔ اس قرار داد میں کہا گیا ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان نے جو صوبائی مسلم لیگ کے مطالبہ معزولی گورنر مغربی پنجاب کے متعلق جو موقف لیا ہے۔ وہ موجودہ حالت میں بالکل درست ہے۔ کیونکہ پاکستان کے سامنے اس وقت جو مشکل مسائل درپیش ہیں۔ ان کے لحاظ سے ملک میں ایک معمولی سی بات پر بے چینی کی آگ کو ہوا دینا خلاف مصلحت و دور اندیشی ہے۔

آزاد کشمیر حکومت کو تسلیم کیا جائے مسلمانان کوئٹہ کا مطالبہ

کوئٹہ ۴ جون :- آزاد کشمیر حکومت کو بالفعل تسلیم کرنے اور مجلس دستور ساز میں اس کو مناسب نمائندگی دینے کا جو مطالبہ آزاد کشمیر حکومت کے صدر نے کیا ہے یہاں کے مسلمانوں نے اس کی پوری حمایت کی ہے۔ یہاں کل نماز جمعہ کے بعد ایک جلسہ عام میں ایک قرار داد باتفاق رائے منظور کی گئی جس میں گورنر جنرل اور وزیر اعظم پاکستان سے کہا گیا ہے۔ کہ وہ اس مناسب اور بر وقت قدم کو اٹھاتے ہوئے نہ جھجکیں۔ سٹار

افغانستان اور پاکستان کے باہمی اختلافات بہت جلد رفع ہو جائینگے

بغداد ۴ جون :- عراق میں افغانستان کے وزیر مختار سردار یحییٰ غلام خان نے کل ایک پریس کانفرنس میں اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ افغانستان اور پاکستان کی باہمی مناقشت کی تفصیلات سے میثاق سعد آباد کے تمام ممبر ملکوں کو مطلع کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا۔ کہ افغانستان کے وزیر مختار برائے انگلستان سردار فیض محمد خان نے جو لندن جاتے ہوئے آج کل بغداد میں مقیم ہیں عراق کے وزیر خارجہ کو بھی اس بارے میں تفصیلی طور پر آگاہ کر دیا ہے۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سردار یحییٰ نے کہا۔ افغانستان اس نزاع میں کسی ملک کی ثالثی کا خواہاں نہیں ہے۔ کیونکہ اسے امید ہے کہ جلد ہی دوستانہ طریق پر تصفیہ ہو جائے گا۔

تھل کے علاقہ میں بارہ سو نئی بستیاں

لاہور ۴ جون :- حکومت مغربی پنجاب کے ایک ترجمان نے آج پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ تھل کے علاقہ میں بارہ سو نئی بستیاں آباد کی جائیں گی جن میں سے ڈیڑھ سو بستیاں اس سال میں مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ علاوہ ازیں چھ نئے شہر آباد کئے جائیں گے اندازہ ہے اس تمام سکیم پر پندرہ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔

نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کیلئے درخواست دعا

(از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

"الحمد للہ :- کہ پورے ۹ روز کی شدید ترین تکلیف کے بعد عزیزہ قدسیہ کو اس حالت میں کہ بڑے بڑے ایلوپیتھک اور ہومیوپیتھک ڈاکٹر عاجز آ چکے تھے محض دعاؤں کی بدولت اپنے فضل سے خدا تعالیٰ نے یکدم روبصحت کر دیا۔ اور اس درد کو آرام آ گیا۔ مگر عزیزی عبد اللہ خان کو شدید اعصابی درد دل اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے اور ضعف قلب کی تکلیف زیادہ ہے۔ درد بہت بے چین کر دیتا ہے۔ جس کی تاب وہ بمشکل لا سکتے ہیں احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ) فقط

(مبارکہ بیگم)

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روزنامہ ـــــ الفضل ـــــ لاہور
مورخہ ۵ رجون ۱۹۵۲ء

اہلحدیث کا عظیم الشان تبلیغی کارنامہ

ہم نے کل الفضل میں مجملاً بتایا تھا۔ کہ نہ صرف یہاں بلکہ تمام اسلامی ممالک میں مسلمان جو اپنے آپ کو خیر الامت کہتے ہیں۔ در حقیقت اسلام کا کوئی کام نہیں کر رہے۔ جو انجمنیں تنظیمیں۔ مؤتمریں وغیرہ بنتی ہیں۔ ان میں سے بھی جو کچھ کامیاب نظر آتی ہیں۔ صرف سیاسی دلچسپیاں رکھتی ہیں۔ خالص دینی کام کی طرف کسی کا رجحان نہیں۔ اور جو جماعتیں اپنے آپ کو احیائے اسلام و تجدید دین کی اجارہ دار ظاہر کرتی ہیں۔ بعض تو سیدھی لادینی سیاست کی دلدل میں پھنسی ہوئی ہیں۔ اور بعض دوسری بھی سیاسی تنظیموں سے دبی ہوئی ہیں۔ الغرض آج تمام اسلامی عالم میں جو تحریکیں اٹھتی بھی ہیں۔ وہ یہی نظریہ سامنے رکھ کر کام کر رہی ہیں۔ کہ اسلام سیاست ہے۔ اور سیاست اسلام ہے۔

اسی ضمن میں ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ بعض نام نہاد تنظیمیں اپنے آپ کو تبلیغی بیان کرتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو ایک ہی شخص کی واحد ملکیت بلا شرکت غیرے ہیں اور بعض حصہ رسدی نفع تقسیم کرنے کے لحاظ سے لمیٹڈ کمپنیوں کی حیثیت رکھتی ہیں اور اس طرح مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی سے اپنا بھی پیٹ پالتی ہیں۔ اور پراپیگنڈا کا بھی خرچ پورا کرتی ہیں۔ ایسی تنظیموں کا تو ذکر ہم بشرط فرصت پھر کبھی کریں گے۔ آج ہم ایک جماعت اہلحدیث کے متعلق کچھ عرض کرتے ہیں عام طور پر لوگ ان کو وہابی یا غیر مقلدین کہتے ہیں لیکن ہم کو معلوم ہے۔ کہ یہ صرف انہیں چڑانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اور یہ اسلامی اخلاق سے بعید ہے۔ کہ کسی کو ایسے نام سے نامزد کیا جائے۔ جس کو وہ پسند نہ کرے۔ ایسے نام دھرنا کفار کا طریق ہے۔ چنانچہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قریش "صابی" کہا کرتے تھے۔ اس لئے ہم یہاں اس جماعت کو اہلحدیث ہی کہیں گے۔ جیسا کہ وہ خود کہلانا پسند کرتے ہیں۔

چند روز ہوئے لاہور میں اہلحدیث کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس میں اہلحدیث کے بڑے بڑے علماء نے شرکت فرمائی۔ جنہوں نے شاندار تقریریں کیں۔ اور بڑی بڑی قراردادیں منظور کیں۔ اہلحدیث ایک بڑا فرقہ ہے۔ ابتداء میں اس فرقہ میں واقعی کئی بڑے بڑے علماء حق پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اسلام کی صحیح خدمت کی ہے۔ وہ لوگ تو گذر گئے۔ اب ان کی حالت اس کانفرنس سے اچھی طرح واضح ہو سکتی ہے۔ اس کانفرنس میں جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ بڑی شاندار تقریریں ہوئیں اور بڑی بڑی ہر دلعزیز قراردادیں پاس ہوئیں۔ مگر تمام کانفرنس کے دوران میں ایک بھی ایسی بات ظاہر نہ ہوئی۔ جس سے پتہ چلتا ہو۔ کہ اس جماعت نے تبلیغ اسلام کے لئے کیا کام کیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کون مسلمان ہے۔ جو یہ نہیں کہتا کہ (۱) تمام شراب خانے بند ہونے چاہئیں۔
(۲) ریڈیو کو بداخلاقی سے پاک صاف کیا جائے۔
(۳) قحبہ خانے بند کئے جائیں۔ (۴) ذمہ دار حکام اسلامی اخلاق کا نمونہ بنیں وغیرہ وغیرہ۔

اہلحدیث کانفرنس نے اگر یہ قراردادیں پاس کی ہیں۔ تو بے شک اچھا کام کیا ہے۔ ہمیں اعتراف ہے۔ لیکن کیا ایک اسلامی تحریک جو احیائے دین اور تجدید اسلام کے دعاوی صدیوں سے کرتی چلی آتی ہے۔ اس کے لئے زیبا ہے۔ کہ وہ اسے اسی کارنامہ پر فخر کرے۔ کیا ان علماء کو علم نہیں۔ کہ عیسائی پادری دنیا میں کیا کر رہے ہیں؟ کیا علماء اہلحدیث اس حقیقت سے بے خبر ہیں کہ یہ عیسائی پادری اسلامی ممالک میں بھی "خداوند یسوع مسیح" کا جھنڈا گاڑتے چلے جاتے ہیں۔ ذرا اسی لاہور ہی کو ملاحظہ فرمایئے۔ یہ ایک اسلامی ملک کا مرکز ہے۔ کیا آپ کو نظر نہیں آتا۔ کہ اسی اسلامی ملک کے مرکز میں کہاں کہاں سے پادریوں نے آ آ کر ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ پھر کیا آپ کو پتہ نہیں کہ تمام پاکستان میں مغربی ہو یا مشرقی کس طرح عیسائی مشنوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ کیا یہ کام اتنا بھی اہم نہیں تھا۔ کہ اس "اہلحدیث کانفرنس" میں جس کے انعقاد کے لئے ہزاروں روپیہ خرچ کر دیا گیا۔ چھوٹی سی ہی ایک ایسی قرارداد پاس کر دی جاتی۔ جس کا مفہوم یہ ہوتا۔ کہ اہلحدیث صرف لاہور ہی میں ایک ایسا مشن کھولیں گے۔ جو پادریوں کا مقابلہ کرے گا۔ اب تو انگریزی حکومت نہیں۔ اب تو اسلامی حکومت ہے۔

کیا اہلحدیث کے پاس سوا اس طرف سے بھی غفلت اور سہل انگاری کے اور کوئی عذر ہے۔ کیا اہلحدیث تبلیغ اسلام کو فریضہ سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اگر سمجھتے ہیں تو بتائیں۔ کہ اس ضمن میں اب تک انہوں نے کیا کام کیا ہے۔ غیر مسلم ممالک میں کیا جدوجہد کی ہے۔ کتنے مشن کھولے ہیں۔ آخر تبلیغی مہم کوئی خیالی چیز تو ہے نہیں۔ کچھ تو اس کام کے آثار دکھائے جائیں۔ جو اہلحدیث نے تبلیغ اسلام کے متعلق اب تک سرانجام دیا ہے۔

ہیچ کس را غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

افسوس کہ ایسے اہم کام کے بارے میں جیسا کہ تبلیغ اسلام کا ہے۔ آپ سے تو ایسی عظیم الشان کانفرنس میں ایک قرارداد بھی نہ پاس ہو سکی۔ جس کو ہم آپ کے تبلیغی کام میں شمار کر سکتے۔ مگر نہیں۔ شاید ہم غلطی کرتے ہیں۔ آپ یہی جواب دیں۔ کیوں نہیں ہم نے تو اس ضمن میں بڑا اہم کام سرانجام دیا ہے۔ ہم نے ..... ہاں ہم نے ایک بڑی اہم تبلیغی قرارداد منظور کی ہے۔ جس کی نظیر اسلام تو کیا کسی مذہب کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ ہم پر الزام ہے۔ کہ ہم نے اس کانفرنس میں کوئی تبلیغی کام سرانجام نہیں دیا۔ کیا وہ قرارداد جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ اور کسی مرزائی کو پاکستان کی اسلامی حکومت میں کلیدی آسامیوں پر نہ لگایا جائے۔ ہم نے نہیں تو کیا اسلامی جماعت والوں نے پاس کی ہے۔ انہوں نے بھی تو اسی لاہور ہی میں ابھی کل شاندار اجتماع کیا تھا اور بڑی بڑی شاندار قراردادیں منظور کی تھیں۔ مگر باوجود احمدیت کے جگری دشمن ہونے کے ان کو تو یہ جرأت نہ ہوئی۔ یہ کام تو ہمارے نام لکھا جانا چاہیئے۔ ہمارا حق ظفر علی خاں کے اخبار زمیندار کو تو نہ دے دیا جائے۔ ہمارا حصہ ہمیں ملنا چاہیئے۔ کیا آپ کی نظر میں یہ کام کچھ بھی نہیں۔ کیا ... نہیں دیکھتے نہیں۔ کہ ان مرزائیوں نے ساری دنیا میں جا جا کر "اسلام" کا پردہ فاش کر دیا ہے۔ یورپ اور امریکہ جیسے دجالی ملکوں میں مسجدیں بنا ڈالی ہیں۔ اور پھر غضب یہ ہے۔ کہ ان میں پانچ وقت اذانیں دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے سب سے بڑا قصور جو کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب شاہ انگلستان کی بڑی لڑکی کی شادی ہوئی تو ان مرزائیوں نے اس کو قرآن شریف کا تحفہ دے دیا۔ ان کو ذرا خیال نہ آیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ایک کافر انگریز چھوکری کے ہاتھ میں دے رہے ہیں۔ یہ کتنا اندھیر ہے۔ کیسا زمانہ آ گیا ہے۔ کوئی ان مرزائیوں کو روکنے والا نہیں۔ دیکھو جی ان ظالموں۔ مرتدوں۔ فرقہ ضالہ کے افراد نے تمام دنیا کی زبانوں میں کلام اللہ پاک کا ترجمہ کر دیا ہے۔ اور ابھی کئے جا رہے ہیں۔ پھر یہ مرزائی اف کتنے سفاک ہیں یہ مرزائی۔ یہ مرزائی چھوکرے افریقہ امریکہ یورپ وغیرہ وغیرہ تمام دنیا کے ممالک میں جا جا کر بڑے بڑے گرگاں باراں دیدہ پادریوں سے الجھ پڑتے ہیں۔ جن کے سامنے بابا ہمارے تو اوسان گم ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ مرزائی چھوکرے ہیں کہ ذرا نہیں ڈرتے۔ ذرا نہیں شرماتے۔ در اصل بات یہ ہے۔ کہ انگریزوں کے ساتھ ان مرزائیوں کی گہری سازش ہے۔ یہ جو انگریز مسلمانوں سے بے انصافیاں کرتے ہیں۔ ہمارا قیاس اگر غلطی نہیں کرتا۔ بڑا مرزا نہیں تو چھوٹا مرزا ضرور ان کو اوران کے ذریعہ امریکیوں کو ایٹم بم بنا بنا کر دیتا ہے۔ جس سے ان کا آج ساری دنیا پر رعب بیٹھ گیا ہے۔ مغربی قوموں نے جتنی ترقی کی ہے۔ اسی مرزے کی طفیل کی ہے ... سے انہوں نے ساری اسلامی دنیا کو گھیر رکھا ہے۔ اگر یہ انگریزوں کا خیر خواہ نہ ہوتا۔ تو اسلامی ملک آج کیوں اس نکبت میں پڑے ہوتے۔ اسی لئے تو ہم نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ اور کلیدی اسامیوں پر ان کو نہ رکھا جائے۔ کیونکہ ظفر اللہ خاں نے یو۔ این۔ او میں جا کر سارے اسلامی ملکوں کے بڑے بڑے لیڈروں پر سحر پھونک دیا ہے۔ اور وہ سب اسکی وجہ سے پاکستان کی تعریف کر رہے ہیں۔ پھر اس سے بڑا ظلم کسی ملک پر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے دفتروں میں نمازیں پڑھنے والے۔ رشوت نہ لینے والے کام پورا پورا دیانت داری سے کرنے والے مرزائی ہوں۔ جس دفتر میں ایک بھی مرزائی ہوتا ہے۔ ہمارے بچوں پر آفت آئی رہتی ہے۔ انہیں بھی مجبوراً کام کرنا پڑتا ہے۔ دست غیب تو بالکل ہی غیب ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے دیا جائے۔ یہ کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ رسول کریمؐ کی ہتک کرتے ہیں۔ اب اگر حکومت ہماری بات مان لے۔ تو ہمارا یہ تبلیغی کارنامہ رہتی دنیا تک اسلامی تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا"

جماعت اہلحدیث کا واقعی یہ ایک عظیم الشان تبلیغی کارنامہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی عظیم الشان کانفرنس میں "مرزائیوں" کے خلاف قرارداد پاس کر دی ہے۔ کہ انہیں اقلیت قرار دیا جائے۔ گزشتہ دنوں گورنمنٹ ان دلائل کو نہ مانے جو اوپر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے اہلحدیث کو بتانا پڑے گا۔ کہ "مرزائیوں" کو کیوں اقلیت قرار دیا جائے۔ اس کا گھڑا گھڑایا جواب یہی دیں گے۔ کہ مرزائی کافر ہیں۔ مرتد ہیں۔ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اس لئے وہ ایک اسلامی ملک میں بطور اقلیت ہی رہ سکتے ہیں۔ مگر اس میں خطرہ یہ ہے۔ کہ حکومت اہلحدیث کو وہ فتوے دکھائیگی۔ جو خود اہلحدیث پر کفر و ارتداد اور خارج از دائرہ اسلام ہونے کے لگائے گئے ہوئے ہیں۔ اور کہے گی کہ جس بناء پر اہلحدیث مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانا چاہتے ہیں۔ اسی بناء پر اہلحدیث بھی اقلیت قرار دیئے جائیں گے۔ پھر شیعوں کے سنیوں پر اور سنیوں کے شیعوں پر کفر و ارتداد کے فتوے بھی پیش کرے گی۔ اور کہے گی کہ ہم کس کس کو اقلیت قرار دیں۔ اس طرح تو صرف ظفر علیخاں اور ان کا فرزند ارجمند اور زمیندار کا ادارہ تحریر ہی پاکستان کی اکثریت رہ جائیں گے

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

خطبہ جمعہ نمبر ۱۶

ہمیشہ اس بات کو مدِّنظر رکھو۔ کہ تم نے بے مرکز کبھی نہیں رہنا

اسلام کا غلبہ اور احمدیت کی ترقی مرکزیت کے ساتھ ہی وابستہ ہے

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۵ اپریل ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

مرتبہ :۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :۔

جیسا کہ میں نے احباب سے دعا کے وقت کہا تھا۔ یہ جلسہ ہمارے لئے نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ہم ربوہ کو تفاؤل کے طور پر اپنا نیا مرکز قرار دے رہے ہیں۔ یوں بھی جن جگہوں کو ذکر الٰہی کے لئے چنا جاتا ہے۔ ان میں لغو باتیں کرنا منع ہوتی ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مساجد کے متعلق جہاں لوگ جمع ہوتے اور

ذکرِ الٰہی

کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ وہاں دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ احادیث میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص اپنی گم شدہ چیز کا مسجد میں اعلان کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کے مال میں برکت نہ دے۔ گویا مسجد میں اپنی گم شدہ اشیاء کا اعلان کرنا منع ہے۔ پس اگر مساجد جو صرف ایک محلہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ یا صرف ایک قصبہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ یا صرف ایک شہر سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کا احترام اتنا ضروری ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مساجد میں اپنی گم شدہ اشیاء کا اعلان نہیں کرنا چاہیئے۔ تو وہ مقام جس کو ایک بڑے بھاری علاقہ کے لئے بلکہ ایک محدود وقت کے لئے تو

ساری دُنیا کا مرکز

بنایا جا رہا ہے۔ اس میں کس قدر زیادہ ذکر الٰہی کی ضرورت ہے۔ چاہیئے کہ وہ احباب جو جلسہ پر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنی مجالس میں لغو باتیں نہ کریں۔ یہ معمولی بات نہیں۔ جب میں آپ کو یہ نصیحت کر رہا ہوں۔ تو میں ننانوے فیصدی یہ سمجھ رہا ہوں۔ کہ میری یہ نصیحت بے کار جائیگی۔ کیونکہ یہ اتنا بڑا کام ہے۔ کہ آپ لوگوں میں سے ننانوے فیصدی لوگوں کے لئے یہ کام کرنا مشکل ہے۔ میں اپنے گھر میں اسی قسم کی کئی ایک نصیحتیں کرتا رہتا ہوں۔ مگر پیچھے آ کر وہ پھر اور دوسری باتوں میں لگ جاتے ہیں۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے انہیں ایک نصیحت کرتا ہوں۔ اور پھر وہ اسے بھول جاتے ہیں۔ حالانکہ انسانی دماغ کی طاقت اور قوت فکر سے پیدا ہوتی ہے۔ جو لوگ ذکر و فکر کے عادی ہوتے ہیں۔ ان کے

دماغ میں روشنی

پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ اہم باتوں کے سوچنے اور ان سے نتائج اخذ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ کم از کم کچھ دن تو یہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور ان دنوں میں لغو باتیں چھوڑ دینی چاہئیں۔ شریعت نے یہ دیکھتے ہوئے کہ انسان روزانہ بھوکا نہیں رہ سکتا۔ سال میں ایک مہینہ روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ انسان ہر وقت خاموش نہیں رہ سکتا۔ نماز کے وقت مسلمانوں کو خاموش رہنے کا حکم دیا ہے۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ انسان ساری ساری رات نہیں جاگ سکتا۔ رات کو تہجد کے لئے جاگنے کا حکم دیا ہے صوفیا نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ دماغ کے جلا اور روشنی کے لئے تین باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ کم خفتن و کم گفتن و کم خوردن۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ تھوڑا سوئے۔ تھوڑی باتیں کرے۔ اور تھوڑا کھائے۔ ان باتوں کے نتیجہ میں روحانیت جلا پاتی ہے۔ اور جن لوگوں میں اس کی عادت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کا دماغ روشن ہو جاتا ہے۔ ان کی روحانیت جلا پا جاتی ہے۔ اور وہ اہم باتوں کے سوچنے اور ان سے نتائج اخذ کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ انسان ان باتوں کو ہر وقت کرنے لگ پڑے۔ ان باتوں کی بہت کثرت بھی بری ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی آدمی بالکل ہی سونا ترک کر دے باتیں کرنا چھوڑ دے۔ اور کھانا کھانا بند کر دے۔ تو یہ باتیں بجائے مفید ہونے کے مضر ثابت ہونگی۔ اور بجائے اسکے کہ ان سے

کوئی مفید نتیجہ

نکلے۔ وہ اسکے لئے عذاب کی صورت اختیار کر جائیں گی۔ لیکن جہاں تک ان کو ضبط میں رکھا جا سکتا ہے۔ جہاں تک ان کو ایک حد میں رکھا جا سکتا ہے۔ جہاں تک ان کو ایک دائرہ کے اندر رکھا جا سکتا ہے۔ یہ روح کے اندر جلا اور روشنی پیدا کرتی ہیں۔ اور تھوڑا بھی اگر ذکر الٰہی کر لیا جائے۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے وصال اور اسکے فرشتوں سے ملاقات کا موقعہ بہم پہنچاتا ہے۔ پس تم اپنے اندر ان کی عادت پیدا کرو۔ اور جلسہ کے ایام اور خصوصاً ان ایام میں دعائیں کرتے رہو۔ ہمارے پہلے مرکز سے پیر اکھڑ گئے ہیں اور ہم نے ربوہ کو اپنا نیا مرکز مقرر کیا ہے۔ تا یہاں بیٹھ کر ہم اسلام کی خدمت کر سکیں۔ پس یہاں خدا تعالےٰ کی باتیں کرو۔ قرآن کریم کی باتیں کرو۔ حدیث کی باتیں کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں کرو۔ آپ کے صحابہ رضؓ کی باتیں کرو اولیاءؒ کی باتیں کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں کرو۔ دینی مسائل پر گفتگو کرو۔ اور باقی لغو باتوں کو چھوڑ دو۔ سوائے اسکے کہ کوئی مجبوری کی حالت ہو۔ یا ضروریات زندگی کو جو خدا تعالےٰ نے انسان کے ساتھ لگائی ہیں پورا کیا جائے۔ مگر زیادہ وقت دوسری باتوں میں صرف نہیں کرنا چاہیئے میں نے دوستوں کو یہ بھی ایک نکتہ بتایا ہوا ہے کہ

سارے کے سارے لوگ

لغو باتوں کو نہیں چھوڑ سکتے۔ لیکن کچھ لوگ جو خود لغو باتوں سے بھی اجتناب کریں۔ اگر دوسرے لوگوں کو جو لغو باتوں میں مشغول ہوں خاموش کرانے لگ جائیں تو اس سے بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر کسی جگہ کچھ لوگ دنیاوی باتوں میں مشغول ہوں۔ اور ادھر ادھر کی باتیں کر رہے ہوں تو کوئی ایک شخص کھڑا ہو جائے۔ جو ان کو اکسائے نہیں انہیں جوش نہ دلوائے۔ ان پر طنز نہ کرے بلکہ کہے آؤ ہم کوئی دین کی بات کریں۔ اور اس طرح وہ کوئی اور بات کرنی شروع کر دے۔ مثلاً اگر وہ پرانا صحابی ہو۔ تو وہ کہے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں یاد ہیں۔ آؤ میں تمہیں سناؤں۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض حدیثیں اسے یاد ہوں یا اسے قرآن کریم کی کسی حد تک مہارت حاصل ہو۔ تو وہ کچھ باتیں کرکے انہیں چپ کرا دے۔ اس طرح یہ عادت مستقل ہو جائیگی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اس کے لئے

بہت بڑی ہمت درکار

ہے۔ لیکن اگر کوئی اس کی پروا نہیں کریگا۔ اور اصرار کریگا کہ دوسرے لوگ اس سے دینی باتیں سنیں۔ تو لوگوں کی عادتیں درست ہو جائینگی۔ باقی ایام میں بے شک بعض مشکلات پیش آ جاتی ہیں۔ اور انسان کو دوسرے دنیاوی کام بھی سر انجام دینے پڑتے ہیں یا ایسا ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ خاص اغراض کے لئے ملنے کے لئے آ جاتے ہیں مثلاً بعض لوگ اقتصادیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ یہ باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ پاکستان کی اقتصادی حالت کیسے درست ہو سکتی ہے۔ یا سائنس سے تعلق رکھنے والے لوگ آ جاتے ہیں۔ اور وہ پاکستان کی علمی حالت پر بحث کرنے لگ جاتے ہیں۔ یا تاجر ہوتے ہیں۔ اور وہ تجارت کے متعلق مشورہ کرنا چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان میں تجارت کو ترقی کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ یا بعض لوگ زراعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں آئیے اور ہمیں مشورہ دیجئے۔ کہ پاکستان میں زراعت کو کس طرح اعلےٰ پیمانہ پر لے جایا جا سکتا ہے۔ اور ہمیں یہ باتیں کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن ہمیں اپنے کچھ اوقات تو ذکر الٰہی کے لئے مخصوص کر لینے چاہئیں اور اپنے سارے وقت دوسروں کو نہیں دے دینے چاہئیں۔

اس کے بعد میں احباب کو اس مضمون کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جس کی طرف میں نے جماعت کو لاہور میں توجہ دلائی تھی۔ مگر اس جلسہ میں لوگ بہت تھوڑے تھے یہی آٹھ نو سو کے قریب لوگ جمع تھے۔ لیکن آج میں سمجھتا ہوں کہ چودہ پندرہ ہزار کے قریب مجمع ہو گیا ہوگا۔ ابھی تک کھانے کی رپورٹ میرے پاس نہیں آئی۔

لیکن قادیان میں جتنا بڑا جلسہ گاہ بنایا جاتا تھا اس کا اگر اندازہ لگایا جائے۔ تو اس جلسہ پر آنیوالوں کی تعداد چودہ پندرہ ہزار کی ہے۔ کچھ تو یہ دن ہی ایسے تھے۔ کہ لوگ فصلوں کو چھوڑ کر نہیں آسکتے تھے۔ کیونکہ یہ کٹائی کا وقت ہے۔ اور فصلوں کو چھوڑ کر چلا آنا زمینداروں کے لئے ایک مشکل امر ہے اور کٹائی میں دیر لگانا بھی مشکل ہے۔ کٹائی میں دیر لگ جائے تو غلہ گر جاتا ہے اور زمینداروں کے حصہ میں غلہ کی بہت کم مقدار آتی ہے۔ ان مشکلات کی وجہ سے اس جلسہ پر زمیندار لوگ نہیں آسکے۔ پھر اس جلسہ پر لوگوں کے کم آنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ملازمت پیشہ لوگوں کی چھٹی بہت کم تھی۔ پھر سارے لوگ مستعد بھی نہیں ہوتے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اگر کچھ آرام ملے تو وہاں جائیں۔ لیکن اس دفعہ چونکہ کھلے بندوں یہ کہدیا گیا تھا۔ کہ

نئے انتظامات

اور نئی جگہ کے ہونے کی وجہ سے روٹی اور پانی کی تکلیف ہوگی۔ اس لئے جلسہ پر جماعت کا ایسا حصہ بھی نہیں آسکا۔ جنہیں اگر آرام ملے تو جلسہ پر آسکتے ہیں۔ ورنہ وہ نہیں آسکتے۔ قادیان میں یہ صورت تھی۔ کہ تیرہ چودہ ہزار احمدی وہاں کے مقامی باشندے تھے اور آٹھ دس ہزار قادیان کے دس میل ارد گرد کے علاقہ کے احمدی تھے اور جماعت کا یہ سارے کا سارا حصہ جلسہ کے موقع پر اکٹھا ہو جاتا تھا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ قادیان میں جلسہ کے موقع پر بیس ہزار کے قریب وہاں کی لوکل آبادی ہو جاتی تھی اور باہر سے بھی تیس ہزار کے قریب احمدی آجاتے تھے اب صورت یہ ہے کہ یہاں کی

لوکل آبادی

ہے ہی نہیں۔ یہاں جو لوگ رہ رہے ہیں۔ ان کی تعداد عورت اور بچے سب ملا کر ایک سو ہوگی (اس موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ کھانے کی رپورٹ بھی آگئی ہے۔ خوراک کی پرچی سے معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ پر جو دوست آئے ہیں ان کی تعداد چودہ ہزار کے قریب ہے۔ اور یہی میرا اندازہ تھا میں نے دو تو جلسہ گاہوں کا اندازہ لگا کر یہ بتایا تھا۔) بہرحال ان تکالیف کی وجہ سے اکثر احباب جلسہ پر نہیں آئے یعنی کچھ لوگ تو چھٹیوں کی وجہ سے نہیں آئے چھٹیاں بہت کم تھیں۔ اور کچھ موسم ہی ایسا تھا۔ کچھ نئی جگہ تھی اور یہاں کوئی آرام میسر نہیں تھا۔ بیس ہزار کی تو قادیان کی آبادی ہی چلی گئی۔ ... تیس ہزار ... گیا۔

جن میں سے پندرہ ہزار سے کچھ اوپر یعنی نصف کے قریب آگیا ہے پھر ابھی یہ پہلا دن ہے اور بالعموم ہمارے دوسرے دن کے جلسے کے دوسرے حصہ میں ہی آدمی زیادہ ہوتے ہیں اور اس میں ابھی چوبیس ۲۴ گھنٹے باقی ہیں اگر دوسرے دن کے

آنیوالوں کی تعداد

بھی اس رنگ میں ہوئی۔ جس طرح قادیان میں ہوئی تھی۔ تو اس جلسہ پر آنیوالوں کی تعداد بیس ہزار تک پہنچ جائے گی (دوسرے اور تیسرے دن کوئی سترہ ہزار تک تعداد ہو گئی تھی) پھر ہندوستان سے بھی پرمٹ نہیں مل سکے۔ وہاں سے بھی سینکڑوں ہزاروں آدمی جلسہ پر آجاتے تھے۔ لیکن اس دفعہ صرف ایک درجن کے قریب دوست آئے ہیں۔ ہندوستان یونین کی حکومت بھی اس دفعہ پرمٹیں نہیں دے رہی۔ غرض ان حالات میں اس دفعہ آدمی بہت کم آئے ہیں۔ مگر بہرحال یہ تعداد لاہور کے جلسہ سے بہت زیادہ ہے۔ جس میں مہمانوں کی تعداد کوئی بارہ تیرہ سو تھی۔ اس لئے میں جماعت کے دوستوں کو پھر ان باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ واپس جا کر جماعت کے دوسرے دوستوں کو یہ باتیں بتائیں۔ خدا تعالےٰ نے آپ لوگوں کو انسان بنایا ہے۔ اور انسان کے کام اس کے عزم اور ارادے جانوروں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے ایک جانور کا ذکر کیا ہے۔ بلکہ ایک کیڑے کا ذکر کیا ہے۔ گو کیڑا بھی جانوروں میں شامل ہے۔ لیکن بالعموم جب جانور کا لفظ بولا جائے۔ تو اس سے مراد قد آور چیز ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ ایک بہت چھوٹے کیڑے کا جس کو مکھی کہتے ہیں۔ ذکر کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انسان کو

شہد کی مکھی

کی طرف توجہ دلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ تم شہد کی مکھیوں کو دیکھو یہ جانوروں میں سے بھی اعلےٰ قسم کا جانور نہیں بلکہ ایک ادنیٰ قسم کا کیڑا ہیں۔ مومنوں کے مقام تو بہت اونچے ہوتے ہیں۔ یہ چھوٹا سا جانور ہے۔ لیکن اس کا جو چھوٹا سا مقام خدا تعالےٰ نے بنایا ہے۔ اس سے تم سبق حاصل کرو۔ خدا تعالےٰ نے اس کیڑے کا ذکر بلا وجہ نہیں کیا۔ آخر مسلمانوں پر ایسے حالات آنیوالے تھے کہ ان کے لئے مکھی والی کیفیت اپنے اندر پیدا کرنی ضروری تھی۔ شہد کی مکھی میں یہ خصوصیت ہے کہ جب اس کے چھتے میں شہد پیدا ہو جاتا ہے اور کوئی شخص

اس چھتہ سے شہد نکالنا شروع کرتا ہے تو جو لوگ اس فن کے ماہر ہیں اور جنہوں نے شہد کی مکھی کی تاریخ اور حالات کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جونہی وہ شخص شہد کے چھتوں پر ہاتھ ڈالتا ہے اسی وقت نوجوان مکھیوں کی ایک پارٹی ایک شہزادی کو لے کر وہاں سے اڑ جاتی ہے تا دوسرا مرکز تلاش کرے۔ اور ابھی شہد اس چھتہ سے نکالا نہیں جاتا۔ ابھی شہد اس چھتہ سے علیحدہ نہیں کیا جاتا کہ دوسرے

مرکز کی تلاش

میں چلی جاتی ہیں۔ اور ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں گذرتے یا بعض اوقات زیادہ سے زیادہ اڑتالیس گھنٹے بھی نہیں گذرتے کہ وہ دوسری جگہ پر چھتہ بنانا شروع کر دیتی ہیں یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ کہ مکھیاں ہمیشہ ایک ملکہ کے ماتحت رہتی ہیں اور جب کوئی شخص شہد نکالنا چاہتا ہے تو وہ ملکہ کی لڑکی یعنی کسی شہزادی کے ماتحت اڑ کر دوسری جگہ چلی جاتی ہیں۔ گویا شہد کی مکھیوں میں بھی باقاعدہ حکومت کا طریق ہوتا ہے۔ مکھیوں میں سے ایک پارٹی کسی ایک شہزادی کے ماتحت اڑ کر کسی دوسری جگہ پر چلی جاتی ہیں اور وہاں چھتہ بنانا شروع کر دیتی ہیں۔ آخر کتنے چھتے ہیں جن کا شہد کھانے کا مکھیوں کو موقع ملا ہو۔ آبادی کے قریب کے چھتوں میں سے تو کوئی ہزاروں میں سے ایک چھتہ ہوگا جن کو خود مکھیاں کھاتی ہوں گی۔ لیکن باوجود اس کے کہ مکھی جانتی ہے کہ ننانوے فی صدی امکان یہی ہے کہ یہ شہد میرے پاس نہیں رہیگا مکھی اپنے اس جذبہ کو نہیں دبا سکتی کہ اسے اپنی زندگی کے لئے کسی ایک مرکز کی ضرورت ہے کسی مرکز کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ باوجود اس کے کہ اس کا مرکز لٹتا رہتا ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ اپنا مرکز لٹتا ہوا بار بار دیکھتی ہے۔ باوجود اس کے کہ اس کی نسل بھی جانتی ہے کہ اس کے ساتھ بھی یہی گذرے گی۔ وہ ہمت نہیں ہارتی اور

ایک نئے ارادہ

کو لے کر کھڑی ہو جاتی ہے اور ایک نیا مرکز بنا لیتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے سورہ نحل میں اسی مکھی کا حوالہ دیکر مسلمانوں کو بتایا ہے کہ اسے مسلمانو یاد رکھو تم کہیں یہ حماقت نہ کر لینا کہ ایک دفعہ مرکز سے نکلکر مرکز سے بے نیاز ہو جاؤ۔ تم بغیر مرکز کے مت رہنا مکھی کتنی کمتر اور ادنیٰ چیز ہے۔ یہ محض ایک بے عقل جانور ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ ایک معمولی کیڑا ہے وہ مرکز کی ضرورت محسوس کرتی ہے اگر انسان جس کی حالت بہت اعلیٰ درجہ کی ہے۔ ایک بہت بڑی

معصیت کے بعد بغیر مرکز کے رہنے پر راضی ہو جائے تو وہ کتنا کمینہ ہے وہ کتنا ذلیل ہے وہ کتنا خدا تعالےٰ کی نعمتوں کو بھلا بیٹھا ہے اور اس سے زیادہ ذلیل چیز دنیا میں اور کیا ہوگی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھو۔ کہ جب تک آپکو ایک دوسرا مرکز نہیں ملا۔ آپ نے مرکز کو نہیں چھوڑا اور اس کے ظلم کو برداشت کرتے رہے۔ جب آپ نے دیکھا کہ مکہ میں رہنا ناقابل برداشت ہو گیا ہے۔ تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور فرمایا تم کسی اور جگہ چلے جاؤ جہاں دین کے بارہ میں ظلم نہ ہو اور تم امن سے خدا تعالےٰ کا نام لے سکو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے پوچھا یا رسول اللہ وہ کونسی جگہ ہے۔ آپ نے

حبشہ کی طرف

اشارہ کیا اور فرمایا۔ وہاں عیسائیوں کی حکومت ہے اگر تم وہاں چلے جاؤ۔ تو تم پر دین کے بارہ میں سختی نہیں ہوگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ اگر ہم حبشہ کی طرف چلے جائیں تو آپ کا کیا حال ہوگا۔ آپ نے فرمایا میرے لئے مکہ کو چھوڑنے کا حکم نہیں۔ آپ جانتے تھے کہ حبشہ میں مرکز نہیں بن سکتا۔ اسلئے آپ نے مکہ نہیں چھوڑا جبتک کہ آپ صلعم کو خدا تعالےٰ کا حکم نہ ملا اور جبتک تقدیر الٰہی نے ایک نیا مرکز آپ کے لئے تجویز نہ کر دیا جس طرح مجھے قبل از وقت ایک نئے مرکز کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے دیدی تھی۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے ظلم کو برداشت کیا وہاں کی سختیوں کو جھیلا۔ مگر خدا تعالےٰ نے جبتک نیا مرکز نہ تجویز کر دیا آپ صلعم نے مکہ نہ چھوڑا۔ چونکہ آپ صلعم صاحب شریعت نبی تھے اور آپ صلعم کی شریعت میں کوئی وقفہ نہیں پڑھنا چاہیئے تھا۔ اگر آپ صلعم کی شریعت میں وقفہ پڑ جاتا تو ایک بہت بڑی خرابی پیدا ہو جاتی۔ اسلئے ضروری تھا کہ آپ صلعم کے مکہ چھوڑنے اور نیا مرکز بنے میں وقفہ نہ ہوتا غیر تشریعی نبیوں یا ان کے خلفاء کے لئے یہ ضروری نہیں پس ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ انہیں ابھی ایک تجربہ ہوا ہے۔ قادیان کے چھوٹ جانے کا صدمہ لازماً طبیعتوں پر ہوا ہے۔ میری طبیعت پر بھی اس

صدمہ کا اثر

ہے۔ لیکن میں نے جب قادیان چھوڑا۔ یہ عہد کر لیا تھا کہ میں اس کا غم نہیں کروں گا۔ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میری ایک لڑکی کے ابھی بچہ پیدا ہوا تھا۔ اس کی تھوڑا ہی عرصہ ہوا شادی ہوئی تھی۔ اور ایک سال کے اندر ہی اس کے بچہ پیدا ہوا تھا۔ ان کی ان دنوں وفات ہو چکی تھی۔ وہ میرے پاس رخصت ہونے کے لئے آئی اور اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ میں نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا خاموش رہو یہ وقت رونے کا نہیں بلکہ یہ وقت کام کا ہے۔ چنانچہ میں نے اس عہد کو سختی سے نبھایا ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ جب میں ایک عزم کر چکا ہوں۔ تو میں اس عزم کی ... آنسوؤں کے ساتھ کیوں مشتبہ ... ہم ... آنسو ...

کو روکیں گے۔ یہاں تک کہ ہم قادیان کو واپس لے لیں۔ چاہے صلح کے ساتھ ہمیں قادیان ملے۔ چاہے جنگ کے ساتھ ہمیں قادیان ملے۔ بہرحال ہم نے اسے واپس لینا ہے۔

میں تھوڑے سے دن ہوئے۔ کشمیر کے محاذ پر

فرقان فورس

دیکھنے گیا۔ فرقان فورس والوں نے میرے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ میں جب وہاں گیا۔ تو ایک جگہ پر ہاتھ دھلانے کے لئے دو چھوٹے لڑکے کھڑے تھے۔ مجھے بڑا تعجب تھا۔ کہ جس جگہ جاتے ہوئے بڑی عمر والے اور پختہ کار لوگ ہچکچاتے ہیں۔ وہاں یہ چھوٹی عمر کے دونوں بچے آئے ہوئے ہیں۔ اور خوشی سے اپنی ڈیوٹی کو نبھا رہے ہیں۔ وہ دونوں ہاتھ دھلانے کے لئے وہاں کھڑے تھے چھوٹی عمر میں اتنی بڑی قربانی کرنے کی وجہ سے مجھے ان کا یہ فعل پیارا لگا۔ اور نادانی اور غفلت میں میں نے سوال کیا۔ کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ میں نے خیال کیا۔ کہ وہ کہیں گے کہ ہم گجرات سے آئے ہیں۔ جہلم سے آئے ہیں۔ راولپنڈی سے آئے ہیں۔ یا سیالکوٹ سے آئے ہیں۔ میں ان سے کوئی دوسرا جواب سننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ لیکن میں نے جب یہ سوال کیا۔ کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ تو ان دونوں لڑکوں نے بے اختیار کہا۔ ہم

قادیان سے

آئے ہیں۔ مجھے یہ جواب سننے کی امید نہ تھی۔ اس لئے مجھے اپنی حالت کو سنبھالنے کے لئے بہت زیادہ جد و جہد کی ضرورت پڑی۔ میرے ساتھ اس وقت اخباروں کے نمائندے بھی تھے۔ اور بعض دوسرے افسر بھی۔ میں نے زور سے اپنی زبان دانتوں میں دبائی۔ میں نے ایسا محسوس کیا۔ کہ اگر میں اپنے آپ کو نہیں روکوں گا۔ تو میری چیخیں نکل جائیں گی۔ کئی غیر احمدی بھی اس وقت مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کوئی بات نہیں کی۔ اور میں بات کر ہی نہیں سکتا تھا۔ انہوں نے شاید یہ سمجھا ہوگا۔ کہ میں بہت مغرور ہوں۔ اور ان کے ساتھ بات کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن میں مختصر جواب دے کر اپنے جذبات پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پندرہ بیس منٹ بعد جا کر کہیں میری طبیعت سنبھلی۔ اور میں بات کرنے کے قابل ہوا۔ غرض میں نے یہ عہد کیا ہوا ہے۔ کہ میں قادیان کے چھوٹ جانے پر غم نہیں کروں گا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں۔ آپ لوگ بھی اپنے تمام جوشوں کو دباتے چلے جائیں۔ خدا تعالیٰ وہ وقت جلد سے لے آئیگا۔ جب تمہارے دبائے ہوئے جذبات ایک طوفان کی شکل اختیار کریں گے۔ اور وہ طوفان ہر قسم کے خس و خاشاک کو اڑا کے پرے پھینک دے گا۔ لیکن جب تک وہ مرکز جماعت کو نہیں ملتا۔ سب جماعت کو ایک دوسرے مرکز کی ضرورت [illegible] مرکز [illegible] نہیں رہ سکتی۔ پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں۔ کہ انہوں نے بے مرکز کے کبھی نہیں رہنا۔ تمہیں ضرور ایک دھکا لگا ہے۔ لیکن دھکوں کو سہنے کی عادت ہمارے قوموں کو ڈالنی ہی پڑتی ہے۔ اور ایسے دھکوں کے نقصانات دور کرنے کے لئے عمدہ تدابیر اختیار کرنی پڑتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ایسے موقعوں کے مقابلہ کے لئے ایک تدبیر مرکز بنانے کی ہمارے سامنے رکھی ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں ہم اور اچھی چیزوں کی نقلیں بناتے ہیں۔ وہاں ہم روحانی مرکز کی نقل بھی بنایا کریں۔ اگر ہم کسی ایک جگہ پر اپنا مرکز نہیں بنائیں گے تو لوگ دینی تعلیم کہاں حاصل کریں گے۔ تم دیکھ لو کہ

سید احمد صاحب بریلوی رح

کے مرید چند ہزار کے قریب تھے۔ اور ہندوستان میں کئی کروڑ حنفی رہتا تھا۔ ان کروڑوں آدمیوں کو طاقت نہیں ملی۔ لیکن سید احمد صاحب بریلوی رح کے چند ہزار مریدوں نے ایک علیحدہ مرکز بنا دیا۔ جب آپ شہید ہونے لگے۔ تو آپ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا۔ کہ وہ اپنا ایک مرکز بنائیں۔ آخر انہوں نے دیوبند میں اپنا مرکز بنایا۔ یہ سید احمد صاحب بریلوی رح کے شاگرد ہی تھے۔ جنہوں نے دیوبند میں اپنا مرکز بنایا۔ اور پھر اس کی وجہ سے دیوبندی علماء نے تمام حنفیوں کو اپنے قبضہ میں کر لیا۔ بعد میں وہ آہستہ آہستہ حنفیت کی طرف مائل ہو گئے۔ لیکن اصل میں وہ اہلحدیث تھے۔ اور صرف مرکزیت کی وجہ سے ہی باقی سب مسلمانوں پر غالب آئے۔ پس تم کبھی بھی شہد کی مکھی کے سبق کو نہ بھولو۔ تم یہ کبھی بھی خیال نہ کرو۔ کہ تم تعداد میں کم ہو۔ یا تم کمزور ہو۔ ہر وقت کوئی نہ کوئی تمہارا مرکز بنا ہوا ہو۔ تمہارے پاس پہلے بھی مرکز موجود ہیں۔ مکہ مدینہ اور قادیان کے مراکز تمہارے پاس پہلے سے موجود ہیں۔ لیکن تم کو ان تینوں کی تمثیل کے طور پر ہر ملک میں اور ہر جگہ اپنے مراکز بنانے چاہئیں۔ تا لوگ اپنی زندگیاں وقف کر کے وہاں رہیں۔ اور لوگ ان سے دین سیکھیں اور پھر اسے لوگوں میں پھیلائیں۔ تم اگر یہ انتظام کر لو۔ اگر ہر ضلع والے اپنے ضلع میں ایک مرکز بنا لیں۔ اور ہر صوبے والے اپنا مرکز قائم کر لیں۔ اور ہر ملک والے اپنا ایک مرکز بنا لیں۔ تو احمدیت کی ترقی یقیناً پہلے سے زیادہ ہو جائے گی۔ ہر ضلع اور ہر ملک میں الگ مرکز نہ ہونے کی وجہ سے احمدیت کو ابھی طاقت حاصل نہیں ہوئی۔ مثلاً لائلپور ہے۔ لائلپور میں مرکز نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کو اس ضلع میں طاقت حاصل نہیں ہوئی۔ لائلپور کے بہت ہی کم لڑکوں نے قادیان جا کر دینی تعلیم حاصل کی ہے۔ کوئی ہمت والا ایسا ہوگا۔ جس نے اپنا لڑکا وہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہو۔ یہ سرحد والے [illegible] ہم تھک گئے۔ مگر وہ اپنے بچے دینی تعلیم کے لئے نہیں بھیجتے۔ اور پڑھنے کے معاملہ میں وہ بہت کنجوسی کرتے ہیں۔ اور بہت ہی کم ایسے لڑکے ہیں۔ جنہوں نے قادیان جا کر دینی تعلیم حاصل کی ہو۔ بعض لڑکے وہاں سے آئے بھی تھے۔ لیکن وہ بعد میں بھاگ گئے۔ لیکن اگر وہاں کا بھی ایک مرکز بنا دیا جاتا۔ اور کچھ لوگ اپنی زندگیاں وقف کر کے وہاں بیٹھ جاتے۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ لوگ سینکڑوں کی تعداد میں وہاں آتے اور دینی تعلیم حاصل کرتے۔ اسی طرح سندھ میں اور بلوچستان میں دو تین مولوی بیٹھ جاتے۔ اور وہ چند طالب علموں کو بلا کر انہیں دینی مسائل سکھاتے۔ انہیں دوسرے لوگوں سے چندہ کر کے کتابیں حاصل کر دیتے۔ تو اس کا بہت فائدہ ہوتا۔ مثلاً اگر وہ پانچ سات طالب علم تیار کر لیتے۔ تو وہ آگے پچیس تیس طالب علموں کو پڑھاتے۔ پھر وہ آگے دوسرے لوگوں کو پڑھاتے۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوتا۔ کہ وہاں آج سینکڑوں نہیں ہزاروں آدمی ایسے ہوتے۔ جو دین کے ماہر ہوتے۔ غرض مرکزیت کا پیدا کرنا

نہایت اہم چیز

ہے۔ اور میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جدید مرکز کے قیام کے لئے ہر قسم کی کوششیں کریں۔ جب وہ اپنا جدید مرکز قائم کر لیں گے۔ تو پھر صوبہ وار مرکز بنائے جائیں گے۔ اور پھر ضلعوار مرکز بنائے جائیں گے۔ تا مقامی لوگ آسانی کے ساتھ دینی تعلیم حاصل کر سکیں۔ جب ایک غریب سے غریب آدمی کے دل میں یہ احساس ہوگا۔ کہ اس کا لڑکا گھر آ کر ہو جائے گا۔ تو بڑی آسانی کے ساتھ وہ اپنے بچے کو تعلیم دلانے پر رضا مند ہو جائے گا۔ اور اگر ہر ملک میں ہر صوبہ میں یا ہر ضلع میں اور ہر شہر میں الگ الگ مرکز بن گئے۔ تو پھر احمدیت کی ترقی اور اسلام کے غلبہ کے آثار پیدا ہو جائیں گے۔ پس شہد کی مکھی کے سبق کو مت بھولو۔ بلکہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرو۔ کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں مکھی سے اس خوبی میں زیادہ اعلیٰ بنایا ہے۔ جو مکھی کے لئے مخصوص ہے۔

انڈونیشیا کے دو مخلص احمدیوں کی وفات

آہ برادرم کوما و برادرم محمد یوسف صاحب

(۲)

(از مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا)

برادرم محمد یوسف صاحب کی بیعت

سنہ ۱۹۴۰ء کو میں پاڈنگ پہنچ گیا تھا۔ اس وقت برادر محترم محمد یوسف صاحب مرحوم احمدیت سے متاثر تو تھے۔ مگر ابھی تک بیعت نہ کی تھی۔ میں نے انہیں تبلیغ کرنا شروع کی۔ تو انہوں نے مجھے کہا۔ کہ میں نے احمدیت کی تحقیق کر لی ہے۔ اور میں نے احمدیت کو ہر بات میں سچا پایا ہے۔ مگر مجھے اس کا نمونہ نظر نہیں آیا۔ میں چاہتا ہوں کہ اس تعلیم کا کوئی نمونہ بھی دیکھوں۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ آپ تعلیم یافتہ ہیں۔ اور خدا کے فضل سے دانا ہیں۔ جب آپ کو علم ہو گیا ہے۔ کہ احمدیت سچی ہے۔ تو چاہیئے۔ کہ آپ اس کو قبول کر لیں۔ اور اگر دوسروں میں آپ کو وہ نمونہ نظر نہیں آتا۔ تو آپ خود نمونہ بنیں۔ آخر یہ تعلیم کوئی ناممکن العمل تو ہے نہیں۔ خدا جانے وہ کیا وقت تھا۔ میری بات سنتے ہی سوچنے لگ گئے۔ اور دوسرے دن انگریزی میں اپنی بیعت کا خط لکھ کر لے آئے۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہ جون سنہ ۱۹۴۰ء کا واقعہ ہے۔

برادرم محمد یوسف صاحب مرحوم کا اخلاص

جب وہ احمدی ہوئے تو میں نے دیکھا۔ کہ وہ واقعی اخلاص کا نمونہ بن گئے۔ نمازیں باقاعدگی۔ درس میں شمولیت۔ رضا کارانہ طریق پر جماعت کی خدمت۔ ہر ایک احمدی سے حسن سلوک ان کے نمایاں اوصاف تھے۔ جب انہوں نے بیعت کی۔ تو جماعت پاڈنگ مقروض تھی۔ اور بظاہر اس قرض کے اتارنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ میں نے ان سے تعاون کی درخواست کی۔ انہوں نے تعاون کا وعدہ کیا۔ اور پھر ایسا تعاون کیا۔ کہ جماعت کے ماہوار خرچ کے علاوہ چھ سات صد روپیہ چھ ماہ کے اندر اندر ادا ہو گیا۔ اور انہوں نے اس طرح اپنا کام شروع کیا۔ کہ پاڈنگ کا ہر احمدی خود بخود چندہ ادا کرنے لگ گیا۔ بجائے یہ کہ ہر احمدی کے پاس محصل جاتے اور کبھی یہ کہ تمام احمدی خود بخود دار التبلیغ میں آ کر چندہ ادا کر جاتے۔ سنہ ۱۹۴۶ء تک میں نے دیکھا۔ (۲۹ اپریل سنہ ۱۹۴۷ء کو میں واپس قادیان پہنچ گیا تھا) جماعت کی مالی حالت نہایت اچھی رہی۔

برادرم کوما صاحب اور محمد یوسف صاحب کی وفات

میں ابھی لکھ چکا ہوں۔ کہ کوما صاحب سنہ ۱۹[illegible]ء میں پاڈنگ آ گئے تھے۔ اور اسی سال برادرم محمد یوسف صاحب نے بیعت کی۔ کوما صاحب کی صحت اچھی تھی۔ مگر برادرم محمد یوسف صاحب کو دمہ کا مرض لاحق تھا۔ گو شروع شروع میں وہ مرض کوئی ایسا زور دار نہ تھا۔ مگر بعد میں وہ زور پکڑ گیا۔ پہلے ہی کمزور تھے۔ اس لئے آپ سنہ ۱۹[illegible]ء کے اوائل میں اپنے رب کے پاس پہنچ گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

امیر کوما صاحب پاڈنگ کے امیر مقرر ہو چکے تھے ہمیشہ اور چار سال تک امیر رہے۔ مگر پاڈنگ سے میری واپسی کے بعد وہ اپنے گاؤں [illegible] میں واپس چلے گئے۔ بذریعہ خط اطلاع ملی ہے۔ کہ ان کی بہادری ہمت اور صفائی کو مدنظر رکھ کر ریپبلک حکومت (جمہوریہ انڈونیشیا) نے انہیں ایک اعلیٰ فوجی عہدہ پر فائز کر دیا تھا۔ انہوں نے خدمت کا حق ادا کر دیا۔ ایک دفعہ جب وہ اپنے علاقہ میں تھے۔ تو وہاں جمہوریت کے خلاف بغاوت ہو گئی۔ اور اچانک ان کا باغیوں سے مقابلہ ہوا۔ جس میں وہ شہید ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ان دو بھائیوں کے علاوہ اطلاع ملی ہے۔ کہ ہمارے پانچ چھ اور احمدی بھی شہید ہو گئے ہیں۔ جن میں برادرم عبد المجید صاحب بخشیار بھی شامل ہیں۔ جنگ کی وجہ سے بعض مقامات کی جماعتیں پراگندہ ہو چکی ہیں۔ اس لئے میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ سب بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ فوت ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت فرماویں۔

عہدیداران جماعت ہائے مقامی توجہ فرمائیں

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مقامی اخراجات کے لئے جو مالی امداد بعض بڑی بڑی جماعتوں کو دی جاتی ہے۔ اُن کے متعلق طریق یہ رہا ہے۔ کہ کسی خاص جماعت کی گذشتہ سے پیوستہ سال کی آمد کو مدنظر رکھ کر اس جماعت کو گرانٹ دی جاتی رہی ہے اس لحاظ سے اس سال یعنی سال ۴۹-۱۹۴۸ء میں ہر وہ جماعت جس کا مطالبہ امداد مالی کا ہے۔ اس کی اصل آمد اور بجٹ سال ۴۷-۱۹۴۶ء مدنظر رکھنا ہوگا۔ لیکن آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اس سال دفاتر صدر انجمن احمدیہ کا لاہور میں تبادلہ ہونے کی وجہ سے اور شروع کے تین چار ماہ کی آمد کا ریکارڈ قادیان رہ جانے کی وجہ سے صحیح طور پر یہ معلوم کر لینا کہ کسی جماعت کا کیا بجٹ تھا۔ اور کس قدر وصولی ہوئی ہے مشکل ہے۔ خصوصاً جب کہ پاکستان میں کئی جماعتوں میں انتقال مکانی کے سبب سے نئے دوست آ گئے۔ بعض جگہ چار۔ پانچ احباب کی جماعت تھی۔ لیکن انقلاب کے بعد وہاں سو۔ دو سو کی جماعت ہو گئی۔ اور اس خیال سے کہ انقلاب کے بعد کوئی جماعت اس قدر زیادہ ہو گئی ہو کہ اس کو مرکز سے مالی امداد لینے کی ضرورت ہو۔ اور اس سے پیشتر اسے کبھی ایسی امداد نہ ملی ہو۔ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد متعلقہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ تا ان جماعتوں ضلع وار انتظامات، یا صوبائی انتظامات کو صدر انجمن سے مالی امداد طلب کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ تو ان قواعد کی روشنی میں اپنے مطالبات نظارت بیت المال میں بھجوا دیں۔ یہ مطالبات ۳۱۔ اگست ۱۹۴۹ء تک آ جانے چاہئیں۔

قواعد وضوابط صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ ۸۳۵ کے الفاظ یہ ہیں:۔

قاعدہ نمبر ۸۳۵ اگر کوئی مقامی جماعت اپنی مقامی ضروریات کے لئے علیحدہ طور پر اتنا چندہ جمع نہ کر سکے۔ جو اس کی واجبی ضروریات کے لئے مکتفی ہو۔ تو مقامی جماعت کی طرف سے تحریک ہونے پر اسے مرکزی محاصل میں سے ایک مقررہ شرح کے مطابق گرانٹ دینے کے متعلق غور ہو سکے گا۔ ایسی تحریک ناظر بیت المال کے واسطے سے صدر انجمن احمدیہ میں پیش ہو کر صدر انجمن کی رائے کے ساتھ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں برائے فیصلہ پیش ہوگی عام حالات میں اردو بولنے اور سمجھنے والی جگہوں میں یہ گرانٹ مقامی جماعت کے مرکزی چندہ کے دسویں حصے سے زیادہ نہ ہوگی۔ مگر غیر زبان والی جگہوں میں حسب حالات زیادہ گرانٹ دی جا سکے گی۔

۸۳۵ الف ۱۔ ہر مقامی احمدیہ انجمن کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے ہر قسم کے مقامی اخراجات کے لئے مقامی احمدیوں سے باقاعدہ چندہ جمع کرے جو ایک پیسہ فی روپیہ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیئے مرکزی چندہ جس کی شرح ارنی روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ ہے۔

۲۔ مقامی چندہ کا مصرف مقامی مسجد کی معمولی ضروریات مرکزی چندہ کی فراہمی۔ مہمان نوازی مقامی تبلیغ کا خرچ۔ دفتری سائر اخراجات۔ ڈاک وسٹیشنری ودیگر اس قسم کی مقامی ضروریات پر ہوگا اور خاص حالات میں انفرادی امداد۔ مثلاً امداد مساکین دبیمار، داری و تجہیز و تکفین وغیرہ پر ہو سکے گا۔

۳۔ اگر مقامی جماعت بڑی ہو۔ اور خاص حالات کے ماتحت اس کا مقامی خرچ زیادہ ہو یا کوئی خاص وجوہ پیش آ جائیں۔ تو ایسی صورت میں صدر انجمن احمدیہ ایسی جماعت کے لئے خواہ وہ اکیلی ہو۔ یا بہت سی جماعتوں پر مشتمل ہو۔ کچھ گرانٹ مرکزی چندہ سے منظور کرنے کے بعد بھی صدر انجمن احمدیہ کو ہر وقت پورا اختیار ہوگا۔ کہ وہ مقامی جماعت کے مرکزی چندہ کی وصولی۔ مقامی اخراجات اور مرکزی گنجائش کو مدنظر رکھتے ہوئے گرانٹ جاری رکھے یا بند کرے یا کم و بیش کر دے۔

۴۔ اس لحاظ سے کہ انجمنوں کے مقامی اخراجات کے لئے گرانٹ دینے سے مرکزی فنڈ کو ضعف نہ پہنچے۔ کیونکہ اس لئے کہ افراد میں مادہ شناسی اور جذبہ ایثار اور کام کرنے کی حقیقی خواہش کا پتہ لگ سکے ضروری ہے۔ کہ گرانٹ کے فیصلے سے قبل ناظر بیت المال تصدیق کریں کہ اس مقامی جماعت کے تمام افراد کی صحیح صحیح آمد کے حساب سے جو چندہ اس جماعت کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اس کا کم از کم اسی فی صدی وصول ہو کر خزانہ میں داخل ہو گیا ہے۔ اسی فی صدی سے مقامی جماعت کے بجٹ کا اسی فی صدی مراد نہیں ہے۔ بلکہ اس کے چندہ دینے کی اصل طاقت کا اسی فی صدی مراد ہے۔ عام چندہ کے علاوہ گرانٹ دینے میں اس امر کا بھی لحاظ رکھا جائے گا۔ کہ جلسہ سالانہ کا چندہ جس قدر کسی جماعت کے ذمہ لگایا گیا ہے۔ اس میں سے اس کی طرف سے اسی فی صدی وصول ہو لیا ہے یا نہیں۔

نوٹ:۔ صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہے۔ کہ خاص حالات میں اس نسبت کو کسی خاص انجمن کے لئے یا حالات کی عام تبدیلی کے نتیجہ میں سب انجمنوں کے لئے کم یا زیادہ کر دے۔

(۵) صدر انجمن جس مقامی انجمن کے لئے گرانٹ منظور کرے اس انجمن کے لئے ضروری ہے کہ:۔

(۱) وہ اپنے مقامی اخراجات کا بجٹ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے لئے مجلس مشاورت سے دو ماہ پہلے مرکز میں بھیجے۔ تاکہ صدر انجمن احمدیہ غور کے بعد اس کا قابل منظور حصہ سالانہ بجٹ کے ساتھ شائع کر سکے۔

(ب) عام حالات میں مرکزی فنڈ سے جس قدر آمد مقامی بجٹ میں دکھلائی گئی ہو۔ اس سے کم از کم دوگنی مقامی چندہ کی آمدنی چاہیئے۔ تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ مقامی جماعت اپنی مقامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مقامی طور پر اچھی کوشش کر رہی ہے۔

(ج) بجٹ اخراجات میں صرف ایسے مصارف رکھے گئے ہوں۔ جو مقامی ہیں۔ مثلاً کسی لاوارث یا نادار شخص کے مرنے پر تجہیز و تکفین کا خرچ۔ کسی غریب کی بیماری میں مدد۔ مقامی تبلیغ۔ مقامی تعلیم و تربیت۔ مہمان نوازی۔ امام الصلوٰۃ کی امداد۔ تحصیل چندہ کا خرچ وغیرہ

نوٹ:۔ حتی الوسع مقامی جماعتوں میں تمام کام آنریری ہوں گے۔ اور ضرورت پر صرف چپراسی دفتری پیڈ رکھا جا سکتا ہے۔

۶۔ جس انجمن کو گرانٹ ملے۔ اس کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے تمام مرکزی چندے باقاعدہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرائے۔ ایسے چندوں کی میزان اور وصولی اور نسبت کے متعلق ناظر بیت المال کی طرف سے سالانہ رپورٹ مجلس میں پیش ہوگی۔ جب یہ صدر انجمن احمدیہ ایک سالانہ رقم اس انجمن کے لئے منظور کرے گی۔ اس رقم کا بارھواں حصہ خزانہ سے ہر ماہ برآمد ہو کر مقامی اخراجات کے لئے مقامی جماعت کو بھیجا جائیگا

۷۔ ایسی گرانٹ صیغہ بیت المال کی مد امداد برائے مقامی اخراجات سے برآمد ہوا کرے گی۔

نوٹ:۔ جائز ہوگا۔ کہ ترسیل زر کی سہولیت اور کام میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ناظر بیت المال اور مقامی انجمن کی باہمی رضامندی سے کوئی ایسا راستہ اختیار کیا جائے۔ جس سے روپیہ کا جمع خرچ تو باقاعدہ ہو جائے۔ مگر دقت اور ترسیل زر کے اخراجات میں کفایت پیدا کر لی جائے۔

(ناظر بیت المال)

انسپکٹران تحریک جدید کا تقرر

جملہ جماعت ہائے احمدیہ مغربی پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یکم جون ۱۹۴۹ء سے انسپکٹران تحریک جدید کا تقرر مختلف حلقہ جات میں بطریق ذیل کیا گیا ہے۔

نمبر حلقہ	اضلاع	صدر مقام	انسپکٹر جو مقرر کیا گیا
۱	لاہور شیخوپورہ گوجرانوالہ لائل پور منٹگمری	لاہور	چوہدری غلام سرور صاحب واقف زندگی
۲	جھنگ سرگودہا گجرات جہلم سیالکوٹ	گجرات	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اسلم واقف زندگی
۳	صوبہ سرحد راولپنڈی کیمل پور	پشاور	چوہدری فضل حسین صاحب واقف زندگی
۴	ملتان مظفر گڑھ ریاست بہاولپور صوبہ سندھ بلوچستان	کراچی	چوہدری محمد اسحٰق صاحب واقف زندگی

نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

پندرھویں شعبان کی بدعات

مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کام یہ بھی تھا۔ کہ وہ دین اسلام کو صحیح صورت میں پیش کرتا۔ اور رسوم اور بدعات کو الگ کرتا۔ سو احمدیت خدا کے فضل و کرم سے ہر قسم کی رسوم اور بدعات سے پاک اور مبرا ہے۔ ماہ شعبان کی پندرھویں تاریخ پر ملاں لوگوں نے حلوے مانڈے کی رسم جاری کی۔ اور ان چیزوں کو دین کا حصہ بنایا حالانکہ اسلام کو ایسی رسوم سے کوئی تعلق نہیں۔ جماعت احمدیہ کے احباب کو ایسے مواقع پر بہت ہوشیار رہنا چاہیئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ نصف شعبان کی رات کو جو لوگ رسوم حلوے وغیرہ کی کرتے ہیں۔ یہ سب بدعات ہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ جلد دوم صفحہ ۷۵)

(نائب ناظر تعلیم و تربیت)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر ان کے متعلق کسی کو اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۰۰۲:- میں حمیدہ بیگم زوجہ میجر شمیم احمد صاحب ۱۰۸ مرزا قلیچ بیگ روڈ جمشید کوارٹرز کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۶-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

جائیداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے

مہر ایک ہزار روپے جو ابھی خاوند سے موصول نہیں ہوا

زیورات

(۱) سنگار پٹی ۳ تولہ (۲) لوکٹ ½۱ تولہ
(۳) بندے ½۱ " (۴) ٹاپس ½ "
(۵) انگوٹھی دو عدد ½ " (۶) چوڑیاں ۵ "
(۷) کلپ ۱ " (۸) جھومر ۳ "

کل میزان ۱۵ تولہ اندازہ قیمت موجودہ ۱۲۰۰/- روپیہ ماہوار آمد کوئی نہیں ہے

کل ٹوٹل = ۲۲۰۰ روپے ہے

مذکورہ بالا ۲۲۰۰/- روپے کے ⅒ حصہ یعنی کل ۲۲۰/- روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں جو کہ اس وصیت کے ساتھ نقد ادا کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہو گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامۃ:- حمیدہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:- عبد الحمید (والد موصیہ)
C/O: 108 Kaleeg Beg Road Jamshed qrs Karachi

گواہ شد:- سیکرٹری وصایا مرزا فتح محمد جماعت احمدیہ کراچی۔

وصیت نمبر ۱۱۰۰۳:- میں عنایت احمد ولد چوہدری غلام علی صاحب ساکن موضع کھیٹ پورہ چک ۷۹ R.B ڈاکخانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵-۶-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں فوج میں ملازم تھا۔ اب فارغ ہو چکا ہوں میری جائیداد اسوقت سوائے ایک کلہ زمین کے جو گورنمنٹ نے مہاجرین کے نام الاٹ کی ہے کچھ نہیں ہے۔ میں ملازمت کی کوشش کر رہا ہوں۔ جب ملازم ہو جاؤں گا تو اس کا حصہ آمد باقاعدہ ادا کرتا ہوں گا۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید رکھتا ہوا یہ اقرار کرتا ہوں کہ جو جائیداد مجھے کبھی بھی اللہ تعالیٰ دے گا۔ اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کر دوں گا۔ میں یہ وصیت حضور کے حالیہ اعلان کے مطابق کہ اس وقت کم از کم مطالبہ ایمانی یہ ہے کہ ہر احمدی وصیت کرے کر رہا ہوں۔ میں اپنے ایک کلہ کی آمدنی کا ⅒ حصہ بھی دیتا رہوں گا۔ اور اگر گورنمنٹ نے مجھے یہ زمین مستقل طور پر دیدی۔ تو اسکے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ حضور میری یہ وصیت منظور فرمائیں اور میرے لئے دعائے خیر فرمائیں۔ میری یہ وصیت میرے ترکہ پر بھی حاوی ہو گی۔ میرا پتہ حسب ذیل ہے۔

چوہدری عنایت احمد برادر چوہدری غلام دستگیر موضع کھیٹ پورہ ڈاکخانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

گواہ شد:- Ghulam Dast Gir Brother of Inayat Ahmad

گواہ شد:- حفیظ احمد برادر عنایت احمد صاحب

وصیت نمبر ۱۱۰۰۹:- میں مولود احمد ولد جناب محمد حسن صاحب مدن والا مسافر گلی کرشن نگر لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۶-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے ماہوار الاؤنس مبلغ ۳۰/- روپے جیب خرچ ۱۰/- روپے ماہوار الاؤنس ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا ⅒ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد بعد اس کے پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

نیز میرے مرنے کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے ⅒ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

العبد:- مولود احمد واقف زندگی مدن والا مسافر گلی کرشن نگر لاہور۔

گواہ شد:- عبد الحمید آصف دفتر بہشتی مقبرہ جودھامل بلڈنگ۔ لاہور

گواہ شد:- آصف علی واقف زندگی

امتحان مولوی فاضل کا چوتھا پرچہ

لاہور ۹ جون معلوم ہوا ہے۔ کہ آج مولوی فاضل کے امتحان کا چوتھا پرچہ گذشتہ سالوں کی نسبت بہت مشکل اور لمبا تھا۔ ہر سوال تین تین چار چار شقوں پر مشتمل تھا۔ جن میں سے ہر ایک کا مفصل اور مدلل جواب مطلوب تھا۔ امیدواروں نے بہت شور و غوغا بلند کیا۔ یہاں تک کہ رجسٹرار صاحب نے آکر طلباء کی تسلی و تشفی کی۔

وصیت نمبر ۱۱۰۰۴:- میں وحیدہ بیگم بنت مرزا فتح محمد صاحب سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ بندر روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۶-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

ایک عدد انگوٹھی طلائی ½ تولہ ۴۹ روپے
ایک جوڑی طلائی کانٹے ۱ " ۱۰۳ "
سونا ½ " ۵۰ "

اس کے علاوہ مبلغ پانچ روپے جیب خرچ والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں۔ میں مذکورہ بالا تمام جائیداد کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہو گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامۃ وحیدہ بیگم بقلم خود بنت مرزا فتح محمد صاحب

گواہ شد۔ مرزا فتح محمد صاحب والد موصیہ سیکرٹری وصایا انجمن احمدیہ بندر روڈ کراچی۔ گواہ شد بخیر بیگم اہلیہ مرزا فتح محمد صاحب

وصیت نمبر ۱۱۰۰۷:- میں منصور محمد شرما ولد بابو فتح محمد صاحب شرما خزانچی صدر پوسٹ آفس کراچی نمبر ۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

آمد موجودہ اندازاً ۲۰ روپیہ ماہوار ہے جو کہ تجارت پر منحصر ہے۔ آئندہ جو بھی جائیداد پیدا کروں یا بطور وراثت ملے۔ اس کا ⅒ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ہو گی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد Mansoor ahmad

گواہ شد۔ فتح محمد شرما خزانچی صدر پوسٹ آفس کراچی نمبر ۳ گواہ شد۔ خادم عبد الحق نائب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد۔ مرزا فتح محمد سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

پاکستان اور آسٹریلیا کا باہمی ہوائی معاہدہ

کراچی ۔ ۴ جون پاکستان اور آسٹریلیا کی حکومتوں کے مابین کل ایک دو طرفہ ہوائی معاہدہ پر کراچی میں دستخط ہو گئے ۔ معاہدہ کی تکمیل کا اعلان مرکزی حکومت کے ایک اعلامیہ میں بھی کر دیا گیا ہے ۔ پاکستان کی طرف سے اس پر ڈاکٹر محمود حسین نائب مرکزی وزیر نے دستخط کئے ہیں معاہدہ اس قسم کا ہے جو اس سے قبل پاکستان اور ہندوستان اور پاکستان اور لنکا میں ہو چکا ہے ۔ معاہدہ چودہ دفعات اور ایک ضمیمہ پر مشتمل ہے ۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ دونوں ملک کون کونسی ہوائی سروس چلائیں گے ۔ ایک دوسرے کے ہوائی اڈوں کے استعمال کا انہیں کتنا حق ہوگا اور نقل و حمل کے کرایہ کی کیا شرحیں ہوں گی ۔ دونوں ملکوں میں اس سلسلے میں کوئی اختلاف رونما ہو جائے تو اس کا فیصلہ شہری پرواز کے بین الاقوامی ادارے کی طرف سے کیا جائے گا ۔ یہ معاہدہ قبل تقسیم کے معاہدات سے اس خاص بات میں مختلف ہے کہ اس میں کنٹرول اور ہوائی سروسوں کی تعداد پر خاص نگرانی کا حق دیا گیا ہے ۔

اس معاہدہ کے مطابق پاکستان ذیل کے راستوں پر ہوائی سروس چلائے گا ۔ پہلا راستہ ہندوستان ۔ برما ۔ سیام ۔ ملایا ۔ اور بٹاویہ سے ہوتا ہوا ڈارون اور سڈنی جائے گا ۔ اور دوسرا راستہ ہندوستان، لنکا یا مشرقی پاکستان سے گزر کر سیام ۔ ملایا ۔ بٹاویہ سے ہوتا ہوا ڈارون اور سڈنی جائے گا ۔ اسکے مقابلہ میں ۔ آسٹریلیا سنگاپور اور کلکتہ ہوتے ہوئے کراچی کے راستہ بصرہ اور یورپ کو ہوائی سروس چلے گی ۔ آسٹریلوی سروس کا دوسرا راستہ ملایا کے راستے کراچی اور اس کے آگے تک ہوگا ۔

خضر حیات صوبائی انتخاب لڑینگے

لائلپور ۴ جون ۔ متحدہ پنجاب کے سابق وزیر اعظم ملک خضر حیات خاں ٹوانہ کے قریبی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے حلقہ سے آزاد امیدوار کی حیثیت سے صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑینگے ۔ ملک صاحب اسوقت اپنے وطن مالوف کالرہ میں سیاسیات سے کنارہ کش ہو کر زندگی گذار رہے ہیں ۔ لیکن وہ صوبہ کی سیاسیات کا مطالعہ بھی کر رہے ہیں ۔

دفاعی کونسل کا اجلاس

خان لیاقت علی نے صدارت کی

کراچی ۴ جون ۔ کل یہاں وزیر اعظم اور وزیر دفاع پاکستان خان لیاقت علیخان کی صدارت میں پاکستان کی دفاعی کونسل کا اجلاس ہوا ۔ وزارت دفاع کے اعلیٰ افسروں اور پاکستان کی فوج کے عہدیداروں نے شرکت کی ۔ پاکستان فوج کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی بھی شریک ہوئے ۔ وہ کل واپس راولپنڈی چلے جائیں گے

۱۸ لاکھ ایکڑ زمین کو زرخیز بنا دیا جائے گا !!

تھل پراجیکٹ سکیم شائع کر دی گئی

لاہور ۴ جون آج حکومت مغربی پنجاب نے علاقہ تھل کی ترقی کی سکیم کا بل رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے شائع کر دیا ہے ۔ بل میں بتایا گیا ہے کہ ترقی کی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سات ممبروں پر مشتمل کمیٹی مقرر کی جائے گی ۔ یہ ممبر صوبائی یا مرکزی اسمبلی کے ممبران میں سے نہیں ہوں گے کمیٹی کا احاطہ عمل اضلاع میانوالی مظفر گڑھ اور خوشاب سب ڈویژن پر محیط ہوگا

کمیٹی تھل کے ۱۸ لاکھ ایکڑ بنجر علاقے کو زرخیز بنانے کی سکیموں پر عمل کرے گی ۔ علاوہ ازیں شہروں اور قصبوں کی تعمیر تیز سڑکوں وغیرہ کے بنانے کا کام بھی کمیٹی کے ذمے ہوگا ۔

اس علاقے کے عوام کو اقتصادی اور معاشی طور پر ترقی کرنے کے لئے بھی کمیٹی کی طرف سے مناسب سہولتیں بہم پہنچائی جائینگی ۔ سکیم کی تکمیل کے بعد کمیٹی توڑ دی جائے گی ۔ اور اسکی جگہ ایک منتظم مقرر کر دیا جائیگا

مغربی پنجاب میں بے روزگاری کے ازالہ کیلئے کمیٹی کا تقرر

لاہور ۴ جون ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نے صوبہ کے قصبوں اور شہروں کے لوگوں بالخصوص مہاجرین میں بے روزگاری کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے ۔ جس کے صدر شیخ صادق حسن اور ارکین بیگم شاہنواز ڈاکٹر مظفر دین قریشی ڈائریکٹر محکمہ صنعت و حرفت اور ڈاکٹر ایس ایم اختر افسر اعلیٰ شعبہ اقتصادیات پنجاب یونیورسٹی ہوں گے ۔ یہ کمیٹی گورنمنٹ کے پاس ایسی کارروائی کرنے کے لئے سفارش بھی کریگی (بقیہ ۲)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں ۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکیگی ۔

برطانیہ میں ساڑھے بتیس لاکھ اشخاص کو نئے مکان مل گئے

چھ لاکھ کے قریب نئے گھروں کی تعمیر

لنڈن (ہوائی ڈاک) ۴ جون ۔ ۱۹۴۸ء کے اواخر تک برطانیہ کے ساڑھے بتیس لاکھ اشخاص نئے مکانوں میں آباد ہو گئے ہیں ۔ ۴ لاکھ پچیس ہزار سات سو بیس مستقل مکانات تعمیر ہو لئے ۔ اور ایک لاکھ ستاون ہزار ایک سو اکسٹھ عارضی گھر بنا لئے گئے ۔ اسکے علاوہ پونے آٹھ لاکھ ایسے گھروں کی مرمت کی گئی ۔ جو جنگ کے دوران میں ٹوٹ پھوٹ گئے تھے ۔ اس ترقی سے متاثر ہو کر یورپ کے معاشی کمیشن کے امریکی نمائندے نے جنیوا میں بارہ ممالک کے اجتماع میں کہا ۔ جس تیزی اور کفایت سے برطانیہ مکانات تعمیر کر رہا ہے ۔ اگر اسکی سے یورپ کے دوسرے ملکوں میں کام لیا جائے ۔ تو ہمیں مکانات کی تعمیر کے لئے یورپی کمیٹی کی ضرورت نہ رہے گی ۔

برطانیہ کی مکانی پالیسی کا سب سے اہم اور نمایاں پہلو یہ رہا ہے ۔ کہ لوگوں کی ضرورت پوری ہو ۔ حالانکہ یہ نہیں ہوا کہ امیر آدمیوں نے محض اس لئے مکان بنا لئے کہ ان کے پاس پیسہ تھا ۔ وہاں اپنی لوگوں کے لئے مکانات تعمیر ہوتے ہیں ۔ جنہیں ان کی فوری اور حقیقی ضرورت ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ ان کے کرائے بھی اتنے کم رکھے جاتے ہیں ۔ کہ اوسط درجہ کی آمدنی والا کنبہ آسانی سے ادا کر سکے ۔

برطانیہ کی معاشی حالت روز بروز بہتر ہو رہی ہے

لنڈن (ریڈیو پیسے) وزیر خزانہ سر سٹیفورڈ کرپس نے حال ہی میں کہا ۔ کہ برطانیہ کے معاشی مستقبل کے بارے میں شکوک کا اظہار کرنا غلط ہے ۔ آپ نے ڈالر کے خسارے کو کم کرنے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ برطانیہ کی پیداوار آج اتنی زیادہ ہے کہ پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی ۔ برطانوی عوام شاندار مساعی میں مصروف ہیں ۔ سرمایہ اتنا لگ رہا ہے ۔ کہ ہماری تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی ۔ ہم بحالی کے ایک خاص درجے پر پہونچ چکے ہیں ۔ پہلے سے کہیں زیادہ سماجی خدمات جاری رہیں ۔ اور پہلے سے زیادہ سرمایہ تجارت میں لگایا جا رہا ہے ۔ وزیر خزانہ نے کہا حکومت برطانیہ اپنی موجودہ معاشی پالیسی کے بنیادی امور کو جاری رکھنا چاہتی ہے ۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس پالیسی میں ایسی لچک رکھی گئی ہے ۔ کہ دنیا بھر کے بدلتے ہوئے حالات کے مقابلے کی غرض سے وقت پڑنے پر ہم اسے بدل سکیں ۔

صوبہ مغربی پنجاب میں نئے انتخابات عنقریب ہو رہے ہیں

تمام بالغوں کو حق رائے دہندگی دیا جائیگا ۔

لاہور ۴ جون ۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مرکزی حکومت پاکستان جلد ہی انتخابات کے متعلق اپنی ہدایات ارسال کر دے گی ۔ اس سلسلہ میں حکومت مغربی پنجاب کے صوبہ کے تمام ڈپٹی کمشنروں کے نام مفصل ہدایات جاری کر دی گئی ہیں ۔ کہ وہ انتخابات کے لئے تیار ہو جائیں ۔ اور ضروری عملہ اور متعلقہ کام کے لئے ضروری انتظام ابھی سے شروع کر دیں ۔

اس سلسلہ میں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انتخابات بالغوں کی رائے دہندگی کی بنا پر ہوں گے الیکشن انکوائری کمیشن نے جو رپورٹ تیار کی تھی ۔ وہ مغربی پنجاب کے گورنر سر فرانسس موڈی نے مرکزی حکومت کے غور و فکر کے لئے روانہ کر دی تھی ۔ مرکزی حکومت اس رپورٹ پر غور کر رہی ہے حال ہی میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان نے بھی اس رپورٹ کی طرف اشارہ کیا تھا ۔

اراضی کی مزید عارضی الاٹمنٹ

لاہور ۴ جون ۔ حکومت مغربی پنجاب نے ریاست جموں و کشمیر کے ان مہاجرین کے سلسلہ میں اراضی کی مزید عارضی الاٹمنٹ بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ جن کے گھر آزاد کشمیر میں واقعہ ہیں ۔ البتہ موجودہ فصل ربیع کی کٹائی تک ان کے حقوق حراثت ختم نہیں کئے جائیں گے ۔

مغربی پنجاب صوبہ مسلم لیگ کونسل کا اجلاس

لاہور ۴ جون ۔ مغربی پنجاب صوبہ مسلم لیگ کونسل کا جو اجلاس ۵ جون ۱۹۴۹ء کو بوقت ۹ بجے صبح دفتر صوبہ مسلم لیگ میں منعقد ہو رہا ہے ۔ اس میں صرف صوبائی مسلم لیگ کونسل کے ارکان ہی شریک ہوں گے ۔ کسی وزیٹر کو اس اجلاس میں شرکت کی اجازت نہیں ہو گی ۔

۲ جس سے بے روزگار اور روزگار مہیا کرنے میں ترقی ہو سکے ۔ ملک بشیر احمد ڈپٹی لیبر کمشنر مغربی پنجاب کمیٹی کے سیکرٹری ہوں گے ۔ کمیٹی بہت جلد کام شروع کر دیگی ۔